بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز   راشد الحق سمیع حقانی

معصوم فلسطینیوں پر یہودی درندوں کی یلغار

سرزمین عرب اور خصوصاً مصر پر حالیہ اسلامی فکری تبدیلیوں اور وہاں پر قابض نااہل حکمرانوں کی پالیسیوں کے خلاف بپا عوامی انقلاب کے اثرات جانچنے کیلئے امریکہ اور اسرائیل نے مل کر غزہ پر ایک بار پھر یلغار کردی اور اس کیساتھ امریکی صدر باراک اوبامہ نے دوسری بار صدارت سنبھالنے کے بعد آتے ہی یہودیوں کو خوش کرنے کیلئے مسلمانوں کے خلاف جارحیت کا سگنل دے دیا اور انبیاء علیہ السلام کی متبرک سرزمین فلسطین کے مسلمانوں کے خون سے ایک بار پھر رنگین کرادی۔ ۱۴۳۴ھ کا نیا اسلامی سال محرم الحرام کا ہلال اس بار خون کی لالی کی شفق پر امت مسلمہ کے سروں پر طلوع ہوا۔ تازہ اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں اب تک سینکڑوں بے گناہ مظلوم فلسطینی مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کرلیا ہے۔ بلاجواز غزہ شہر پر ہر طرف سے اسرائیلی فضائی طیاروں اور میزائلوں کے ذریعے بارش برسادی گئی ہے۔ سینکڑوں عمارتیں' مکانات' سکولز اور بازار ملیامیٹ کردیئے گئے۔ اور ہزاروں فلسطینی بمباری کے نتیجے میں عمر بھر کیلئے معذور اور ناکارہ ہوگئے۔ اسرائیلی جارحیت کے یہ خوفناک مناظر دنیا بھر کے ٹی وی چینلز براہ راست دکھاتے رہے۔ لیکن ان فلسطینی معصوم ملالاؤں پر کسی کو نہ ملال ہوا اور نہ اِن ملالاؤں کے خون پر کسی مغرب پرست کی آنکھ نم ہوئی۔ نہ وائٹ ہاؤس اس ستم پر برسا' نہ برطانوی دارالعوام کی گرج سنائی دی اور نہ یورپی یونین اور اقوام متحدہ اس پر سیخ پا ہوئی۔ الغرض کسی بھی جانب سے کوئی موثر توانا ومخالفانہ آواز اور صدائے احتجاج مظلوم فلسطینیوں کے حق میں بلند نہ ہوئی البتہ طرفہ تماشہ یہ کہ امریکی صدر باراک اوبامہ اور حکومت دونوں نے اسرائیلی حملوں کو جائز قرار دے کر یہ تھپکی دی کہ اسرائیل کو ''دہشت گردوں'' کے خلاف کاروائی کا بھرپور حق ہے۔ لیکن مسلمانوں کی برائے نام تنظیم او آئی سی اقوام متحدہ یا کسی دوسرے بڑے عالمی فورم نے اس عالمی جارحیت پر اسرائیل کی کھلے لفظوں میں مذمت نہیں کی۔ خود حکومتِ پاکستان نے بھی زبانی جمع خرچ اور ایک علامتی قرارداد کے سوا کچھ بھی نہیں کیا۔ جو معمول کی روایتی مشق ہے اور اس قسم کے بے ضرر بیانات اور بے وقعت قراردادوں کی اسرائیل وامریکہ نے نہ پہلے کبھی پرواہ کی ہے اور نہ آئندہ کبھی کریں گے۔ کیونکہ عالمِ کفر اور خصوصاً امریکہ کو مسلمانوں اور ان کی سیاسی قیادت کی تمام کمزوریوں کا بخوبی علم ہے' وہ جانتے ہیں کہ عالمِ اسلام اور خصوصاً عرب ممالک باہمی تفرقے' انتشار' نفسانفسی اور اپنے اپنے مفادات کے اسیر ہیں۔ انہیں مظلوم فلسطینیوں یا بیچارے افغانیوں یا معصوم عراقیوں کے قتل عام پر کوئی سنجیدہ اقدامات کرنے کی نہ ہمت ہے نہ حوصلہ۔ اسی لئے فلسطین کی شکارگاہ میں یہود ونصاریٰ دونوں مل کر نہتے مسلمانوں کا شکار وقتاً فوقتاً مسلمانوں کی